48

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون ۲۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

یوم منگل

روزنامہ

الفضل ربوہ

مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۲۹ رجب ۱۳۹۱ھ ۲۱ تبوک ۱۳۵۰ہش ۲۱ ستمبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

اسلام آباد ۲۰ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اسلام آباد سے بذریعہ فون آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔ احباب جماعت حضور کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اسلام آباد۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب سلمہ، ابن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ وقفہ وقفہ سے آپ کو درد کا شدید دورہ پڑتا ہے۔ آپ کو بغرض علاج سی ایم ایچ میں داخل کرایا گیا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے آپ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

میرے والد مکرم صوفی عطا محمد صاحب جالندھری مختلف عوارض سے تشویشناک طور پر بیمار رہیا۔ اور بہت کمزور ہو گئے ہیں تمام احباب و بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین (پروفیسر) بشارت الرحمٰن ایم اے ربوہ)

محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی و مغربی افریقہ۔ ایک عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔

⁂

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کا فضل عمیم ایسا ہے کہ وہ ذرا سے عمل کو بھی ضائع نہیں کرتا

وہ راہ جہاں انسان کبھی ناکام نہیں ہو سکتا صرف خدا تعالیٰ کی راہ ہے

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر سال ہزارہا طالب علم سالہا سال کی محنتوں اور مشقتوں پر پانی پھرتا ہوا دیکھ کر روتے رہ جاتے ہیں اور خودکشیاں کر لیتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کا فضلِ عمیم ایسا ہے کہ وہ ذرا سے عمل کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ پھر کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ انسان دنیا میں نفسی اور وہمی باتوں کی طرف تو اس قدر گرویدہ ہو کر محنت کرتا ہے کہ آرام اپنے اوپر گویا حرام کر لیتا ہے۔ اور صرف خشک امید پر کہ شاید کامیاب ہو جاویں ہزارہا رنج اور دکھ اٹھاتا ہے۔ تاجر نفع کی امید پر لاکھوں روپے لگا دیتا ہے مگر یقین اسے بھی نہیں ہوتا کہ ضرور نفع ہی ہوگا مگر خدا تعالیٰ کی طرف جانے والے کی (جس کے وعدے یقینی اور حتمی ہیں کہ جس کی طرف قدم اٹھانے والے کی ذرا بھی محنت رائیگاں نہیں جاتی) یہ اس قدر دوڑ دھوپ اور سرگرمی نہیں پاتا یہ لوگ کیوں نہیں سمجھتے؟ وہ کیوں نہیں ڈرتے کہ آخر ایک دن مرنا ہے۔ کیا وہ ان ناکامیوں کو دیکھ کر بھی اس تجارت کے فکر میں نہیں لگ سکتے جہاں خسارہ کا نام و نشان ہی نہیں۔ اور نفع یقینی ہے۔ زمیندار کس قدر محنت سے کاشتکاری کرتا ہے مگر کون کہہ سکتا ہے کہ نتیجہ ضرور راحت ہی ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کیسا رحیم ہے اور یہ کیسا خزانہ ہے کہ کوڑی بھی جمع ہو سکتی ہے روپیہ اور اشرفی بھی۔ نہ چور چکار کا اندیشہ نہ یہ خطرہ ہے کہ دیوالہ نکل جاوے گا۔ حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی ایک کانٹا رستہ سے ہٹا دے تو اس کا بھی ثواب اس کو دیا جاتا ہے اور پانی نکالتا ہوا اگر ایک ڈول اپنے بھائی کے گھڑے میں ڈال دے تو خدا تعالیٰ اس کا بھی اجر ضائع نہیں کرتا۔ پس یاد رکھو کہ وہ راہ جہاں انسان کبھی ناکام نہیں ہو سکتا وہ خدا کی راہ ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۴۴ و ۱۴۵)

محترم جناب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بحمد اللہ بسرعت صحتیاب ہو رہے ہیں

قومی لیڈروں غیر ملکی سفیروں اور دیگر اہم شخصیتوں کی طرف سے خیریت دریافت کرنے کا سلسلہ برابر جاری ہے

اسلام آباد ۱۹ ستمبر۔ صدر پاکستان کے اقتصادی مشیر محترم جناب ایم ایم احمد صاحب قاتلانہ حملہ کے بعد سے تاحال سی ایم ایچ میں زیر علاج ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بسرعت صحت یاب ہو رہے ہیں اور اب آپ کی حالت پہلے سے بہت بہتر ہے۔

دریں اثنا قومی لیڈروں غیر ملکی سفیروں اور دیگر اہم شخصیتوں کی طرف سے آپ کی خیریت دریافت کرنے کا سلسلہ برابر جاری ہے پچھلے دنوں جن اصحاب کے پیغامات موصول ہوئے ان میں ڈاکٹر اے ایم مالک گورنر مشرقی پاکستان، نیز امریکہ، مغربی جرمنی، اٹلی، ترکی اور نیپال کے سفارتی نمائندے شامل ہیں۔ علاوہ ازیں چین، ماریشس، نائیجیریا اور پرتگال کے سفیروں نے ہسپتال آکر آپ کی خیریت دریافت کی۔

عالمی بنک کے پاکستان امدادی کنسورشیم کے صدر مسٹر آئی پی ایم کارگل کی طرف سے بھی پیغام موصول ہوا۔ قومی لیڈروں کی طرف سے ان دنوں میں جو مزید پیغامات موصول ہوئے ان میں پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین جناب ذوالفقار علی بھٹو اور پاکستان مسلم لیگ کے صدر جناب خان عبدالقیوم خان شامل ہیں۔ جناب بھٹو نے اپنے تار میں لکھا کہ اسلام آباد میں آپ پر ہونے والے بزدلانہ حملہ کی اطلاع پر مجھے بہت دکھ پہنچا ہے میں آپ کی صحت یابی کے لئے دعا کرتا ہوں (باقی ۶ پر)

(باقی ۶ پر)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۱ر تبوک ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دردمند دل کی پکار!

لاہور کے ایک سیاسی ہفت روزہ کی ۱۲ر ستمبر ۱۹۷۱ء کی اشاعت میں عتیق الرحمٰن صاحب صدیقی ایم اے کا ایک مختصر نوٹ شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی اخلاقی پستی اور نکبت و ادبار کا ذکر کرنے کے بعد اس پر حد درجہ افسوس کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ وہ رقم طراز ہیں:۔

"موجودہ انسانی دُنیا پر اگر چند لمحہ غور کیا جائے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کارخانۂ قدرت میں کسی فرد کو چین و اطمینان کی دولت میسّر نہیں، ہر طرف فقر و فاقہ بے چینی اور ذہنی پراگندگی ہے۔ خلقِ خدا درد و کرب اور رنج و الم میں گرفتار ہے، نہ امیر کو ذہنی سکون میسّر اور نہ غریب کو آرام نصیب۔ خصوصاً مسلمانوں کو جس نکبت و ذلّت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ پورے نظامِ زندگی کے علمبردار اور پوری انسانی دنیا کے رہنما مسلمان کی یہ حالت حد درجہ افسوسناک ہی نہیں بلکہ آہ و فغاں کے لائق ہے۔ آج اکثر مسلمانوں کا دین بگڑ گیا اور اسلام اُجڑ کر رہ گیا ہے۔ اسلامی تہذیب و تمدن کو بیشتر مقامات سے دیس نکالا مل چکا ہے، شرک و بدعت کا دور دورہ ہے، سیاہ کاریوں کا دَور ہے اور شیطان کا زور ہے۔

کل کیا تھے آج کیا ہو گئے تم — ابھی جاگتے تھے ابھی سو گئے تم
رہا دین باقی نہ اسلام باقی — اسلام کا رہ گیا نام باقی

اس سارے شر و فساد اور پستی و ذلّت کی وجہ تقویٰ اور خشیت الٰہی کا نہ ہونا ہے۔" (ہفت روزہ "ایشیا" لاہور بابت ۱۲ر ستمبر ۱۹۷۱ء صفحہ ۱۵)

اس تمام نکبت و ادبار کی وجہ تقویٰ اور خشیتِ الٰہی کے فقدان کو بتانے اور قرآن مجید کی آیات کی رو سے تقویٰ کی اہمیت پر کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد آخر میں انہوں نے لکھا ہے:۔

"اگر ہم نے تقویٰ اختیار نہ کیا اور اپنی بُری حرکات پر برابر جمے رہے تو روزِ جزا جب کہ لمن الملک الیوم کی صدائیں بلند ہو رہی ہوں گی ہمیں ربِ لایزال کے عذاب سے کوئی چھٹکارا دینے والا نہ ہوگا اور اُس وقت سوائے شرمساری اور ذلّت کے کوئی ٹھکانا ہمیں نہ مل سکے گا۔" (ایضاً)

اِس میں شک نہیں یہ ایک دردمند دل کی پکار ہے اور اس میں مسلمانوں کے نکبت و ادبار کا جو علاج تجویز کیا گیا ہے وہ بھی بالکل درست ہے یعنی یہ کہ جب تک مسلمان خشیت الٰہی کو دل میں جگہ نہ دیں گے اور تقویٰ کی راہوں پر گامزن نہ ہوں گے اُس وقت تک ان کا ادبار دُور نہ ہوگا۔ لیکن اصل سوال جس کو بنیادی اہمیت حاصل ہے یہ ہے کہ مسلمانوں کی زندگیوں میں یہ انقلاب رونما کیسے ہو۔ ہمہ گیر فساد کے وقت زندگیوں میں ایک تبدیلی اور نیک انقلاب محض وعظ و نصیحت اور تلقین سے رونما نہیں ہوا کرتا بلکہ اس کے لئے ایک آسمانی رُوح رکھنے والے مردِ خدا کی ضرورت ہوتی ہے جو اپنی خداداد قوت قدسی اور دعاؤں کے ذریعہ لوگوں کی کایا پلٹ کر رکھ دیتا ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کرام کی زندگیوں میں جو انقلاب رونما ہوا تھا وہ آنحضورؐ کی عدیم النظیر قوت قدسیہ اور انقلاب انگیز دعاؤں کے ذریعہ ہی رونما ہوا تھا اس پر قرآن مجید کی آیت هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ شاہد ناطق ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد تجدید دین کرنے والے باخدا وجودوں کے پیدا ہونے کی خبر دی تھی اور آخری زمانہ میں ہمہ گیر فساد کے وقت مسیح موعود کی بعثت کا وضاحت سے ذکر فرمایا تھا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل اور مسیح موعود کی حیثیت سے اس آخری زمانہ میں مبعوث ہوئے کا خصوصی امتیاز ہی یہ ہے کہ آپ محض ایک واعظ ہی نہ تھے بلکہ آپ نے اپنی بعثت کی غرض بیان کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے تا میں دلوں میں تقویٰ کا بیج بوؤں اور مسلمانوں کو تقویٰ کی راہ پر گامزن کر دکھاؤں چنانچہ آپ نے ایک دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالےٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں۔ اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالم آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے ... سو میں بھیجا گیا ہوں کہ سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علت غائی ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہوگا بعد اس کے کہ بہت دُور ہو گیا تھا۔ سو میں انہی باتوں کا مجدد ہوں اور یہی کام ہیں جن کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔" (کتاب البریہ صفحہ ۲۹۳، ۲۹۴)

آپ نے محض تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنی خداداد قوت قدسیہ جذب و کشش اور پُرتاثیر دعاؤں کے ذریعہ فی الحقیقت اپنے متبعین کی زندگیوں میں انقلاب رونما کر دکھایا۔ اور اس طرح تقویٰ شعاروں کی ایک جماعت قائم کر کے ان کے دلوں میں یہ تڑپ پیدا کر دکھائی کہ وہ دوسروں کو بھی اسی رنگ میں رنگین کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ چنانچہ آج خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے جماعت احمدیہ کے ذریعہ نہ صرف چار دانگ عالم میں اسلام پھیل رہا ہے بلکہ دُنیا کے مختلف خطوں اور علاقوں میں تقویٰ شعار لوگوں کی جماعتوں کا قیام عمل میں آرہا ہے۔ اب اسلام پھیلتا اور بڑھتا ہی چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ پوری دنیا پر محیط ہو جائے گا۔ اور یہ دنیا امن و سلامتی، صلح و آشتی اور دین داری و تقویٰ شعاری سے بھر جائے گی۔

پس اس دَور میں جب کہ دنیا ہمہ گیر فساد کی لپیٹ میں آئی ہوئی ہے محض وعظ و نصیحت اور تلقین یا بالفاظِ دیگر واعظوں کی نہیں بلکہ آسمانی رُوح رکھنے والے مردِ خدا کی ضرورت ہے۔ وہ مردِ خدا اپنے وقت پر ظاہر ہو چکا ہے اس کی قوت قدسی سے جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی سے مستفاض ہے۔ فیضیاب ہوئے بغیر افراد قوموں ملکوں اور دنیا کی کایا پلٹنا ہرگز ممکن نہیں

تحریک جدید کا سالِ رواں ۳۱ر اخاء (۳۱ر اکتوبر ۱۹۷۱ء) کو ختم ہو رہا ہے

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ تحریک جدید کا سالِ رواں ۳۱ر اخاء (۳۱ر اکتوبر) کو ختم ہو رہا ہے۔ اب صرف چند ہفتے باقی ہیں۔ اور ابھی وعدہ جات تحریک جدید کی قریباً نصف رقم واجب الوصول ہے۔ لہٰذا التماس ہے کہ تمام جماعتوں کے افراد اور خصوصاً عہدیدار حضرات اپنے فرائض کو سمجھتے ہوئے جلد از جلد بقیہ چندہ کی رقوم مرکز میں ارسال فرما دیں۔ اور اپنے مولا کے حضور سرخرو ہوں!

"اے اللہ تو ان مومنوں کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں" (ارشاد مسیح موعودؑ)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح علیہ السلام کشمیر میں

تحقیق کے نئے گوشے

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب رستم پارک نواں کوٹ لاہور

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے انیسویں صدی کے آخر میں دنیا کے سامنے یہ تحقیق پیش کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیبی موت سے بچائے گئے وہ کنعان سے ہجرت کر کے بلاد شرقیہ کے سفر پر روانہ ہوئے۔ بالآخر کشمیر پہنچے جہاں انہوں نے وفات پائی اور سرینگر محلہ خانیار میں ان کا مقبرہ ہے۔

آپ اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں فرماتے ہیں کہ کشمیر کی پرانی تاریخوں میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کشمیر میں آئے۔ کوہ سلیمان پر عبادت کرتے رہے ان کی عبادتگاہ پر ایک کتبہ تھا جس کے لفظ یہ تھے کہ

"یہ ایک شہزادہ نبی ہے وہ بلاد شام کی طرف سے آیا تھا نام اس کا یوز ہے۔ پھر کتبہ سکھوں کے عہد میں محض تعصب اور عناد سے مٹایا گیا اب وہ لفظ اچھی طرح پڑھے نہیں جاتے (رسالہ)"

"تاریخ کشمیر" کا ایک قلمی نسخہ سرینگر میں غلام محی الدین صاحب وانچو کے پاس موجود ہے۔ الحاج خواجہ نذیر احمد صاحب مرحوم بار ایٹ لاء نے اپنی کتاب

JESUS IN HEAVEN ON EARTH

میں اس کتاب کے ایک ورق کا فوٹو دیا ہے جس میں تخت سلیمان کے ان کتبوں کا بیان ہے جن میں لکھا ہے کہ یسوع پیغمبر بنی اسرائیل کشمیر میں یوز آسف کے نام سے معروف تھے حضرت مسیح کو ماننے والے سلیمان نامی ایک ماہر تعمیرات نے مندر کی مرمت کے دوران یہ کتبے تحریر کئے اس نسخہ کے ابتدائی ورق ضائع ہو چکے ہیں۔ اس لئے یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا مصنف کون ہے خواجہ نذیر احمد صاحب مرحوم کا خیال ہے کہ ملا نادری اس کے مصنف ہیں۔ یہ کشمیر کی قدیم ترین فارسی تاریخ ہے جس کا نام تاریخ نادری ہے۔

ملا نادری کشمیر کے سب سے پہلے مسلمان مورخ ہیں۔ آپ نے سلطان سکندر کے عہد (۱۳۸۹-۱۴۱۳) میں اپنی تاریخ لکھنا شروع کی اور سلطان زین العابدین کے عہد (۱۴۲۰-۱۴۷۰ء) میں اسے مکمل کیا۔ ڈاکٹر صوفی اپنی کتاب "کشمیر" میں لکھتے ہیں۔ کہ نادری مورخ بھی تھے اور شاعر بھی۔ افسوس ہے کہ نہ ان کا دیوان ملتا ہے۔ نہ تاریخ۔

(KASHMIR VOL I P. 165)

جماعت احمدیہ کشمیر کو چاہیئے کہ غلام محی الدین صاحب وانچو یا ان کے خاندان سے یہ نسخہ حاصل کر کے اسے محفوظ کریں یہ ایک نادر نسخہ ہے اور "اناجیل کشمیر" کا پیش خیمہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کشفاً بتایا گیا کہ کشمیر سے ایسی اناجیل برآمد ہوں گی جو کسر صلیب کا ثبوت ہوں گی۔ خدائی وعدوں پہ ہمارا ایمان ہے موجود الوقت شواہد کو محفوظ کرنا وقت کا ایک اہم تقاضا ہے۔

(۲)

کشمیر کی ایک فارسی تاریخ، جو کہ پرانے ماخذوں کی مدد سے ۱۱۷۶ھ میں لکھی گئی۔ لندن میوزیم کے تاریخی نوادرات میں محفوظ ہے یہ بدیع الدین کی تاریخ "گوہر عالم" ہے۔

برٹش میوزیم لندن میں تاریخ کشمیر کے نو قلمی نسخے موجود ہیں۔ ان میں اس تاریخ کا ساتواں نمبر ہے اس کے ۹۱ اوراق ہیں

RIEUS CATLOGUE Volume III P. 1195

ایچ ایچ ولسن نے اپنے ایک مقالہ میں اس تاریخ کے بعض حوالے دئے ہیں ایک حوالہ ملاحظہ ہو:

Bedia-ud Dain notices a tradition that the tomb in this building was said to enshrine the remains of a christian apostle. An essay on the Hindu History of Kashmir, first Published in the Asiatic Researches Serampore, Vol XV 1825 PP. 1-119 also see The Hindu History of Kashmir BY Wilson P 28

"تخت سلیمان کی عمارت میں ایک قبر ہے جس کے متعلق روایت ہے کہ یہ ایک عیسائی حواری کا مقبرہ ہے۔"

بالکل ممکن ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے شاگرد سلیمان نامی یہاں دفن ہوں جن کے باعث اس پہاڑی کو تخت سلیمان کا نام دیا گیا

بدیع الدین کی تاریخ "گوہر عالم" کی مائیکرو فلم منگوائی جا سکتی ہے۔ اور اس کے عکس کی اشاعت کا اہتمام کیا جا سکتا ہے

(۳)

اس کے علاوہ برٹش میوزیم میں تاریخ کشمیر پر مشتمل حسب ذیل نادر نسخے موجود ہیں۔ عام طور پر راجہ گوبادت کے بیان میں یوز آسف کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اس راجہ کے نام کے نیچے جو واقعات درج ہیں۔ ان کو دیکھنا ضروری ہے۔

نمبر نسخہ ۲۔ بہارستان شاہی ۱۸۰ اوراق ۱۶۱۴ عیسوی
" ۳۔ تاریخ کشمیر ۲۲۴ اوراق مصنف حیدر ملک چاڈورا ۱۶۲۰ عیسوی
" ۴۔ تاریخ کشمیر ۱۲۵ اوراق از پنڈت نرائن کول عاجز ۱۷۱۰ء
" ۵۔ نوادر الاخبار ۱۳۱ اوراق از ابو رفیع الدین احمد ۱۷۲۳ء
" ۶۔ وقائع کشمیر ۳۱۵ اوراق از محمد اعظم ۱۷۴۷ء
" ۸۔ حشمت کشمیر ۲۰ اوراق از عبدالقادر خان ۱۸۲۹ء
" ۹۔ لبۃ التواریخ ۱۲۳ اوراق مصنف نامعلوم ۱۸۵۴ء

ان میں سے بعض نسخے، پنجاب یونیورسٹی لائبریری اور لاہور میوزیم میں بھی ہیں

(۴)

کاشغر، چین کے صوبہ سنکیانگ کا اہم شہر ہے۔ شاہراہ ابریشم یہاں سے گزرتی ہے۔ کاشغر سے چھ میل کے فاصلہ پہ مزار مریم ہے۔ جسے "بوبو مریم" کا مزار کہتے ہیں۔ مقامی روایت بتاتی ہے۔ کہ یہ حضرت مریم صدیقہ کا مزار ہے نکولس رورخ نے اپنی کتاب HEART OF ASIA میں اس روایت کا ذکر کیا ہے

ب۔ مزار مریم سے چند میل کے فاصلہ پر ایک ٹیلہ ہے جسے کھود کر خانہ در خانہ کر دیا گیا۔ ان خانوں میں مقدسین کی ہڈیاں اور ڈھانچے تہ در تہ رکھے ہیں۔ مقامی زبان میں اس ٹیلہ کا نام "کاپتر خانہ" ہے۔ یعنی کبوتر خانہ سر آرل سٹین مشہور ماہر آثار قدیمہ کہتے ہیں۔ یہ نسطوری عیسائیوں کے پیچھر ہیں قرون اولیٰ میں یہاں نسطوری عیسائی آباد تھے۔

ج۔ آگے جائیں تو ماری کا مقبرہ ہے۔ ماری حضرت مسیح کے ستر شاگردوں میں شامل تھے نسطوری انہیں اپنا پہلا بشپ مانتے ہیں۔ ماری کے قبرہ کے ساتھ ایک مونا سٹری کے آثار بھی ملتے ہیں۔ قرون اولیٰ میں کشمیر اور کاشغر کا الحاق ہو چکا تھا۔ معلوم علاقے کشان سلطنت میں شامل تھے پیکنگ میوزیم ان آثار پر روشنی ڈال سکتا ہے۔ میں نے تحقیق کی غرض سے ڈائریکٹر پیکنگ میوزیم کو ایک مکتوب بھیجا ہے۔ اگر کوئی دوست چین بالخصوص کاشغر جائیں تو وہ اس تحقیق میں حصہ لے سکتے ہیں۔

بہ مفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

(باقی)

"مجھے انہیں آثار اور نشانات کے ساتھ شناخت کرو جو خدا کی طرف سے آتے ہیں وہ خدا کی محکم ہدایات کے خلاف نہیں کرتے۔ ایسا نہیں کہ حرام کو حلال یا حلال کو حرام کر دیں دوسرے وہ ایسے وقت میں آتے ہیں کہ وہ ضرورت کا وقت ہوتا ہے تیسرے یہ کہ تائید الٰہی کے بدوں نہیں ہوتے صریح نظر آتا ہے کہ خدا تائید کرتا ہے

(المسیح الموعود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم حکیم سراج الدین احمد صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(محترمہ مبارکہ انجم صاحبہ ایم اے لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ)

میرے پیارے ابا جان محترم حکیم سراج الدین احمد صاحب ۱۲ دسمبر ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ پونے دس بجے شب مختصر سی علالت کے بعد ہم سب کو داغ مفارقت دے کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

والد صاحب مرحوم بہت سی خوبیوں اور کمالات کے مالک تھے۔ بڑے مخلص ہمدرد غمگسار نیک متقی، شگفتہ مزاج اور بلند اخلاق انسان تھے کیا اپنے کیا بیگانے سب آپ کے حسن سلوک اور حسن اخلاق سے متاثر تھے۔ آپ بہت قابل حکیم تھے یہی وجہ ہے کہ مریض دور دور سے آتے تھے اور شفا پا کر جاتے تھے آپ کا مطب ہر وقت مریضوں سے بھرا رہتا تھا اللہ تعالےٰ نے آپ کے ہاتھوں میں شفا رکھی تھی۔

آپ لاہور کے ایک قریبی گاؤں بیگم کوٹ میں پیدا ہوئے تعلیم گو معمولی تھی لیکن محنت اور شوق سے لیاقت اور علمیت خاصی پیدا کر لی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے والہانہ عشق تھا۔ اکثر آپ کا ذکر خیر کرتے رہتے۔ ہمیشہ اس امر پر افسوس کا اظہار کرتے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں دیکھا حالانکہ آپ کے بڑے بھائی حضرت میاں معراج الدین صاحب پہلوان صحابی تھے۔

۱۹۴۴ء میں جب حضرت ام طاہر رضی اللہ عنہا بہت بیمار ہو گئیں تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کو بغرض علاج لاہور کے ہسپتال میں داخل کروا دیا۔ جب والد صاحب کو اس بات کا علم ہوا تو حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی حضور خاکسار کو بھی کسی خدمت کا موقع دیں چاہتا ہوں کہ حضرت ام طاہرؓ کے لئے کھانا ہمارے گھر سے آیا کرے۔ حضور اس بات پر رضامند ہو گئے فرمایا کرتے تھے کہ میں اسی وقت گھر واپس آیا۔ گاؤں سے خالص دیسی گھی کا ایک کنستر منگوایا۔ ایک عورت کو ہسپتال کھانا پہنچانے کے لئے ملازم رکھا۔ اس کے علاوہ میرا یہ معمول تھا کہ میں روزانہ خود ہسپتال جاتا اور حضور سے مل کر حضرت ام طاہرؓ کی طبیعت دریافت کرتا۔ اکثر ایسا ہوتا کہ میں حضور سے پہلے وہاں پہنچا ہوتا۔

جب حضرت ام طاہرؓ وفات پا گئیں تو حضور نے اپنی تقریر میں ابا جان مرحوم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض مخلص لوگ ایسے ہیں جو اپنے عزیزوں سے بھی بڑھ کر ان کی خدمت کرتے رہے ہیں حکیم سراج الدین صاحب آف بھاٹی گیٹ لاہور نے ام طاہرؓ کی علالت کے دوران بڑے درد اور خلوص کے ساتھ خدمت کی ہے۔ حضور نے فرمایا "میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان کا خاتمہ بالخیر کرے اور ان کا حامی و ناصر ہو" ابا جان حضور کی اس جامع اور بہترین دعا پر بہت خوش ہوئے۔ آپ کے دوستوں نے آپ کو مبارکباد دی کہ حضور نے آپ کے لئے اتنی اچھی دعا فرمائی ہے۔

دورانِ کار اور فارغ اوقات میں کثرت سے درود شریف پڑھنا ان کا معمول تھا۔ مطب میں مریضوں کو دوائیاں بھی دیتے جاتے اور ساتھ ساتھ درود شریف بھی پڑھتے رہتے۔ اکثر عورتیں کہا کرتی تھیں کہ حکیم صاحب کچھ پڑھتے رہتے ہیں۔ بڑے ہمدرد، ملنسار اور غمگسار انسان تھے کیا رشتہ دار کیا بیگانے۔ سب کے ساتھ شفقت محبت اور حسن سلوک سے پیش آتے ہمیشہ دوسروں کے مفاد کو ذاتی مفاد پر ترجیح دیتے۔ غریبوں کی مدد اس طرح کرتے کہ ایک ہاتھ سے دیتے تو دوسرے ہاتھ کو خبر نہ ہوتی جس طرح خدا تعالےٰ نے وافر دولت عطا فرمائی تھی۔ دل بھی اس قدر فراخ دیا تھا۔ سلسلہ کی ہر تحریک میں حصہ لیتے اور بڑھ چڑھ کر چندہ دیتے اور کہا کرتے تھے کہ "میرا معاملہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ ہے یہ وہ سودا ہے جس میں گھاٹا نہیں۔ میرا ایمان ہے کہ اگر میں ایک پیسہ دیتا ہوں تو اللہ تعالےٰ اس کے بدلہ میں مجھے دس روپے عطا فرماتا ہے۔ یہ سب حضور کی دعاؤں کی وجہ سے ہے۔"

ابا جان مرحوم اپنے محلہ میں بھی بڑا اثر و رسوخ رکھتے تھے۔ غیر از جماعت لوگوں میں بھی ہر دلعزیز تھے۔ مختلف جماعتی عہدوں پر فائز رہے آپ کا مطب تبلیغ کا ایک مرکز تھا۔ ابا جان کے برادر اکبر حضرت میاں معراج الدین صاحب پہلوان صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنہیں تبلیغ کا خاص ملکہ حاصل تھا آپ کے مطب میں بیٹھ کر اکثر تبلیغ میں مصروف رہتے اور ہر طرح کے خیالات رکھنے والے لوگ آتے اور ان سے تبادلہ خیالات کرتے تھے اس گفتگو میں والد صاحب مرحوم بھی بڑے شوق سے شامل ہوتے تھے۔ آپ کا مطب تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز ہونے اور ہر طرح کی مخالفت کے باوجود لوگ جوق در جوق بغرض علاج آپ کے پاس ہی آتے تھے حالانکہ آپ کے قرب و جوار میں کئی ڈاکٹر اور حکیم موجود تھے۔

(باقی)

سالانہ اجتماع نظامت انصار اللہ بلوچستان

۲۸-۲۹ اگست ۱۹۷۱ء

افتتاحی اجلاس ۲۸ اگست ۱۹۷۱ء بعد نماز عصر بوقت ۵ بجے مسجد احمدیہ کوئٹہ میں زیر صدارت مولانا ابو العطاء صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم، عہد دہرائے اور استقبال و تعارف کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب نمائندہ مرکز نے اپنے افتتاحی خطاب میں سورہ احقاف کی آیات تلاوت فرما کر ممبران انصار اللہ کو توجہ دلائی کہ وہ اپنی اور اپنی اولاد کی اصلاح کے لئے ظاہری کوشش اور تدابیر اور دعا دونوں کی طرف خاص توجہ دیں تاکہ ہماری آئندہ نسل اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی ادا کر سکے۔ اس خطاب کے بعد منتظم صاحب عمومی نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تقریر کا ٹیپ ریکارڈ سنایا گیا۔ پھر مکرم چوہدری عبد القادر صاحب اور خاکسار عبد القیوم نے بالترتیب "اطاعتِ نظام" اور "تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں" کے عناوین پر تقاریر کیں۔

دوسرا اجلاس رات کے ۸ بجے جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بلوچستان کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد عیسیٰ جان صاحب نے قرآنی پیشگوئی "لیظہرہ علی الدین کلہ" کے موضوع پر مقالہ پڑھا اور صدر جلسہ نے انصار اللہ کی ذمہ داریوں کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

۲۹ اگست کو مکرم مربی صاحب سلسلہ مقیم کوئٹہ کی اقتداء میں نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ بعد نماز فجر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے قرآن مجید کا درس دیا جس میں آپ نے باہمی اتحاد و اتفاق سے رہنے کی تلقین کی۔ مولوی عبد الرشید صاحب ارشد مربی سلسلہ نے حدیث شریف کا درس دیا اور چوہدری محمد حیات صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات پڑھ کر سنائے۔

چوتھا اجلاس ۲۹ اگست کو ۸ بجے صبح مکرم جناب خلیفہ عبد الرحمان صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ارشد مربی سلسلہ نے "حقوق العباد" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ مکرم شیخ محمد اقبال صاحب نے تجارت کے متعلق اسلامی تعلیم کے عنوان پر مقالہ پڑھا اور صدر اجلاس نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم جناب میاں بشیر احمد صاحب ایم اے ناظم اعلیٰ انصار اللہ بلوچستان نے "خلافت کا بابرکت نظام اور ہماری ذمہ داریاں" پر حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ کی تقریر کے بعد حسب پروگرام تقریری مقابلہ جات ہوئے جس میں انصار و خدام دونوں نے حصہ لیا۔

آخری اجلاس گیارہ بجے مکرم محترم جناب میاں بشیر احمد صاحب ایم اے ناظم اعلیٰ انصار اللہ بلوچستان کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد حضرت صاحبزادہ قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ کی تقریر "درمکنون" کے ٹیپ ریکارڈ کا ایک حصہ سنایا گیا پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اور صحابی جناب مرزا احمد دین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے بعض ایمان افروز واقعات سنائے۔ اس کے بعد شیخ فضل حق صاحب سبی نے فضائل قرآن کے موضوع پر ایک تقریر کی۔ آخر میں مولانا ابو العطاء صاحب نے اختتامی تقریر فرمائی۔

اس کے بعد تقریری مقابلہ کے انعامات تقسیم کئے گئے اور دعا ہوئی جس کے بعد نظامت انصار اللہ بلوچستان کا دسواں سالانہ اجتماع بخیر و خوبی نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ مقامی انصار احباب کی اکثریت اس اجتماع میں شامل ہوئی۔ سبی، قلات اور حب کے انصار بھی شامل ہوئے۔ انصار کے علاوہ خدام اور اطفال بھی بڑی تعداد میں شامل ہوتے رہے۔ آخری اجلاس میں مستورات بھی تشریف لائیں جن کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔

خاکسار: عبد القیوم منتظم عمومی انصار اللہ کوئٹہ

امتحان اطفال کا نتیجہ

تمام قائدین خدام الاحمدیہ و ناظمین اطفال کی خدمت میں گزارش ہے کہ رسالہ "یاد رکھنے کی باتیں" کے امتحان کا نتیجہ فوراً ارسال فرمائیں۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

سیکرٹریان مال اور محصلین کے اوقات بیحد بیش قیمت ہیں۔ انہیں ضائع ہونے سے بچائیے۔ (ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۳)

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

دس روپے سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے لیکن قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۷۸۔ بیگم صاحبہ چوہدری منور احمد صاحب	کراچی	۱۰ روپے
۷۹۔ بیگم سید انتظار احمد صاحب	"	۱۰ روپے
۸۰۔ شیخ عبد الرحمٰن صاحب	"	۱۰ روپے
۸۱۔ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ چوہدری انیس محمود صاحب کاہلوں		۲۰ روپے
۸۲۔ صالحہ انور صاحبہ اہلیہ علی انور صاحب ایڈوو۔	سکھر	۵۰ روپے
۸۳۔ مسز عزیز احمد صاحب	لائلپور	۱۰ روپے
۸۴۔ مخدوم حبیب احمد صاحب بدین ضلع حیدرآباد		۵۰ روپے
۸۵۔ سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ سندھ		۹۶-۱۶ روپے
۸۶۔ خالد محمد یوسف صاحب چک ۲۹۷ ج ب لائلپور		۱۱ روپے
۸۷۔ مرزا برکت علی صاحب دارالصدر غربی ربوہ (منجانب دو مسکین مرحوم بچے)		۱۰ روپے
۸۸۔ اقبال بشریٰ صاحبہ بنت چوہدری مبارک احمد صاحب سرگودھا		۱۰۰ روپے
۸۹۔ مسز ضیاء اظہار صاحب سرگودھا		۱۰ روپے
۹۰۔ شیخ عبد اللطیف صاحب پراچہ سرگودھا		۱۰ روپے
۹۱۔ مبارکہ بیگم صاحبہ جنجوعہ سرگودھا		۲۰ روپے
۹۲۔ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ رانا قمر حسن صاحب سرگودھا		۱۰ روپے
۹۳۔ حکیم محمد رمضان صاحب میانی ضلع سرگودھا		۱۰ روپے

اعلان دارالقضاء

محترمہ قدسیہ شمیم صاحبہ معرفت محمد سرفراز صاحب دفتر وکیل المال ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مسمی شریف احمد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم بورڈنگ ہاؤس سکول میں کلرک تھے۔ ان کا P.F صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے پاس جمع ہے

لہذا P.F کی رقم مرحوم کے ورثاء میں تقسیم کرنے کا فیصلہ صادر فرمایا جاوے۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث ہیں:-

(۱) قانتہ شاہدہ (بیٹی) (۲) بشیر احمد (بیٹا) (۳) مرحوم کی والدہ۔

نوٹ: مکرم افسر صاحب P.F نے یہ رقم ۷۳۱/۲۶ روپے بتائی ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء)

ضروری اعلان

بعض ایجنٹ صاحبان کی طرف سے شکایات موصول ہوئی ہیں کہ انہیں خریداران الفضل بروقت بل کی ادائیگی نہیں کرتے۔ اور بعض خریداران کی طرف دو دو تین تین ماہ کے بل قابل وصول ہیں ایسے خریداران کی خدمت میں اعلان ہذا کے ذریعہ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ہر ماہ کی آٹھ تاریخ تک مکرم ایجنٹ صاحب کو بل ادا کر دیا کریں تا وہ بروقت بل کی رقم دفتر میں بھجوا سکیں بصورت دیگر انہیں یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ خریداران کی طرف سے بل نہ ملنے پر پرچہ کی تقسیم روک دیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

قواعد انتخاب نمائندگان شوریٰ

سالانہ اجتماع کے موقع پر انشاء اللہ تعالیٰ ۸-۹-۱۰ اخاء ۱۳۵۰ہش کو مجلس خدام الاحمدیہ کی شوریٰ منعقد ہوگی۔ مجالس مندرجہ ذیل قواعد کی روشنی میں شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کر کے اطلاع دیں:-

۱۔ نمائندگان شوریٰ کا انتخاب ہر مجلس کے خدام کی تعداد پر فی بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ کی صورت میں ہوگا۔

۲۔ قائدین مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے رکن ہوں گے۔ لیکن وہ اس تعداد میں شامل ہوں گے جس کا کہ مجلس کو حق ہوگا۔ اگر قائد مجلس خود شوریٰ کے اجلاس میں شامل نہ ہو رہا ہو تو پھر متبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔ قائد اپنی جگہ کسی کو نامزد نہیں کر سکے گا۔

۳۔ کوئی خادم جو بقایا دار ہو شوریٰ کا ممبر نہیں ہو سکے گا۔ ہر خادم بقایا دار متصور ہوگا جس کے ذمہ تین ماہ یا زائد کا بقایا ہوگا۔ اور جو بقایا دہانی پر ادا نہیں کرتا۔ سوائے اس کے کہ اس نے محکمہ متعلقہ سے اجازت لے لی ہو۔

۴۔ نمائندگان جب اجتماع میں تشریف لائیں تو اپنے ہمراہ قائد مقامی کی تصدیقی چٹھی ضرور لائیں جس میں اس بات کی وضاحت ہو کہ نمائندہ مذکور کا مجلس عاملہ نے انتخاب کیا ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ حشمت بی بی صاحبہ بعارضہ ذیابیطس اور دل بڑھ جانے سے بیمار ہیں اور ان دنوں طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ جملہ احباب کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترمہ والدہ صاحبہ کو شفا عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔ (ابرار احمد کراچی حال ۱۲ رتن چند روڈ لاہور)

۲۔ خاکسار کو تقریباً ڈیڑھ ماہ بخار رہا ہے کمزوری بہت زیادہ ہے احباب جماعت کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (مبشر احمد لائلپوری دارالصدر ربوہ)

۳۔ مکرمی ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب آج کل بہت بیمار ہیں اور کئی دن سے نیم بیہوشی اور بے چینی طاری ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفا کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ملک شاہد مقصود احمد لاہور)

۴۔ میری بڑی لڑکی کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے کافی علاج کیا گیا لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب کرام اس کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرما دیں۔ (محمد عبد اللہ عربک ماسٹر چک ۳۶۹ ای بی ساہیوال)

۵۔ میرے بچے اور والدہ بیمار ہیں اور میں خود بھی بیمار رہتا ہوں۔ احباب جماعت ہم سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خواجہ محمد احمد غلہ منڈی جڑانوالہ)

۶۔ میری اہلیہ درد گردہ کی وجہ سے بہت بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔

(عبد الکریم حلوائی۔ گول بازار۔ ربوہ)

۷۔ میری چھوٹی ہمشیرہ بشریٰ کلثوم عرصہ چھ ماہ سے سخت بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اسے کامل شفا عطا فرمائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

۸ (شریف احمد اشرف متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

۹۔ بندہ کے چھوٹے بھائی غلام رسول کی آنکھ کا موتیا کا اپریشن ہونا ہے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس اپریشن کو کامیاب کرے۔ آمین (فضل احمد محمود آباد جہلم)

۱۰۔ میرا لڑکا عزیزم عبد المنان ایم اے کا امتحان دے رہا ہے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد الرحمٰن صاحب جنرل سیکرٹری گوجرانوالہ)

۱۱۔ خاکسار کی بہن نصیر اختر شہناز میو ہسپتال میں داخل ہیں ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپریشن کامیاب فرمائے اور کامل شفا بخشے آمین (محمد یوسف ناصر وکالت مال اول تحریک جدید)

TOYOTA
V.W
Specialists
MINI MOTORS
54-B GULBERG II, Phone 81442
(NEAR GULBERG POLICE STATION)

اپنے اموال اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرکے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کیجئے (ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الٰہی جماعتیں مادی ذرائع سے نہیں بلکہ خدائی تائید و نصرت سے ترقی کرتی ہیں

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے زمانہ کی رو کے بالکل خلاف اپنے خیالات کا اظہار فرمایا مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں ترقی عطا فرمائی

فرماتا ہے ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا۔ تیری ترقی الٰہی سامانوں اور نصرتوں کی وجہ سے ہے نہ کہ انسانی سامانوں اور مادی ذرائع کی وجہ سے کیا دشمن اس بات کو دیکھتا نہیں کہ ایک طرف تیری تنزلی پر ترقی ہو رہی ہے اور دوسری طرف تیری ترقی مادی سامانوں اور انسانی ہاتھوں سے نہیں بلکہ خدائی ہاتھ تجھ کو بڑھاتا چلا جا رہا ہے یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ تو ہمارا سچا رسول ہے۔ اس کے بعد فرماتا ہے کہ ہم اس سایہ کو کھینچ لیں گے اور تین سو سال بعد اسلام پر رات آنے لگے گی۔ مگر اس کے بعد پھر دن چڑھے گا۔ جس کی وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا میں خبر دی گئی ہے اور مسلمان سورج کے نئے طلوع کے ذریعہ سے پیدا ہونے لگیں گے۔ اس آیت کے ماتحت ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں احمدیت بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سایہ ہے ہر شخص جو احمدیت میں داخل ہوتا ہے اور ہر شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتا ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ کو اور زیادہ ممتد کر دیتا ہے اسی طرح ہر تائیدِ سماوی اور ہر الٰہی نصرت جو ہمیں حاصل ہوتی ہے وہ صاف طور پر اس حقیقت کو واضح کر رہی ہے کہ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا یہ سب کچھ خدائی نصرت اور تائید سے ہو رہا ہے۔ انسانی سامانوں سے نہیں ہو رہا آخر وہ کونسی چیز ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کی اتباع کی ہے یا کونسا مسئلہ ہے جس کے متعلق رائج الوقت خیالات کی اصلاح کرنے کی آپ نے کوشش نہیں کی۔ بیسیوں مسائل ہیں جن کے متعلق قرآنی تعلیم کی تشریح کرتے ہوئے آپ نے موجودہ زمانہ کی روح کے بالکل خلاف اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے اور لوگوں کے پیچھے چلنے کی بجائے دنیا کو اپنے پیچھے چلایا ہے موجودہ زمانہ میں اقتصادیات کی طرف لوگوں کا بہت بڑا رجحان ہے۔ چنانچہ کئی لوگ کہا کرتے ہیں کہ مذاہب کی آپس کی جنگ، درحقیقت یونہی ہے اصل جھگڑا روٹی کا ہے۔ اس جھگڑے کا فیصلہ ہو جائے تو مذاہب کی جنگ بالکل ختم ہو جائے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انشورنس اور سود کو منع کر کے بظاہر لوگوں کے لئے روٹی کے سامان بالکل بند کر دئے ہیں اگر دنیا میں روٹی کا ہی جھگڑا ہوتا تو چاہئے تھا کہ اس تعلیم کی وجہ سے لوگ حضرت مرزا صاحب سے دور بھاگتے اور کہتے کہ یہ شخص ہماری روٹی بند کرتا ہے ہمیں سود سے منع کرتا ہے۔ ہمیں انشورنس سے روکتا ہے ہمیں ہر قسم کی ٹھیکوں اور دھوکہ بازیوں سے مجتنب رہنے کی تعلیم دیتا ہے اور یہ چیز ایسی ہے جسے ہم برداشت نہیں کر سکتے مگر ہوا یہ کہ اس تعلیم کے باوجود لاکھوں لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف کھنچے چلے آئے۔

دوسرے نمبر پر یہ زمانہ مذہبی آزادی کا ہے مسلمانوں کے قدیم سے قدیم خاندان بھی اسلامی ثقافت کو چھوڑتے چلے جاتے ہیں اور مذہب کے خلاف دنیا میں ایک عام رو چل رہی ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے متبعین کو مذہب کی طرف توجہ دلائی چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے باوجود اس کے ہماری جماعت میں دوسروں سے زیادہ تعلیم ہے۔ پھر بھی وہ لوگ مذہب کی طرف دوسروں سے زیادہ توجہ کر رہے ہیں اور جماعت کے لیڈران کو اس میں زیادہ سے زیادہ پختہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

پھر یہ زمانہ سٹرائیکوں کا ہے جتھے بنا بنا کر حکومتوں کے خلاف کھڑے ہو جانا یا مالکوں اور کارخانہ داروں اور استادوں وغیرہ سے اپنے مطالبات منوانے کے لئے سٹرائیک کر دینا ایک عام بات ہے اسے اپنے مطالبات منوانے کے لئے ایک ضروری [illegible] تصور کیا جاتا ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سٹرائیک سے بھی منع فرما دیا۔ مگر باوجود اسکے ہماری جماعت میں کثرت سے طلبا اور گورنمنٹ سروس کے نوجوان داخل ہوتے ہیں۔ حالانکہ سٹرائیکوں میں طلباء اور نوجوانوں کا ہی زیادہ تر دخل ہوتا ہے۔ اسی طرح [illegible] [illegible] کے لوگ بھی ہماری جماعت میں داخل ہوتے ہیں حالانکہ بظاہر ان کے مفاد کے خلاف حکم دیا گیا تھا۔

غرض فرماتا ہے ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا تمہاری ترقیات جس قدر ہوں گی انسانی تدابیر سے باہر ہوں گی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ مادی تدابیر نہیں کی جائیں گی بلکہ مطلب یہ ہے کہ مادی تدابیر کے سامان بھی خدا تعالیٰ خود مہیا کرے گا تم نہیں کرو گے" (تفسیر کبیر جلد پنجم)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا
— ارشاد —

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:-

"ابنائے جنس اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے۔ دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے۔ اور اس آیت میں لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔"

اے مخلصین جماعت احمدیہ آپ کے واجب الاطاعت امام نے مخلوق خدا کی نفع رسانی اور ہمدردی کے پیش نظر "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی عظیم تحریک جاری فرمائی ہے۔ افریقہ میں اس سکیم کے ماتحت کئی ہیلتھ سنٹر کھل چکے ہیں۔ ہزاروں مریض صحتیاب ہو رہے ہیں۔ درسگاہیں کھل رہی ہیں اور ان میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم ایثار سے کام لیں اور اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ خود بھی شامل ہوں۔ دوسروں کو بھی تحریک کریں یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہے

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

بقیہ صفحہ اول

خان قیوم خان نے بھی اپنے پیغام میں آپ کے جلد صحت یاب ہونے کی دعا کی اور آپ پر ہونے والے حملہ کی مذمت کی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ اللّٰھم آمین۔

6366
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
مینیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
بہاول نگر

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ کی تحریک ۱۹۶۸ء کے جلسہ سالانہ پر کی گئی تھی اس سال جلسہ سالانہ پر تین سال گزر جائیں گے۔ تجویز یہ تھی کہ چار سال کے عرصہ میں پانچ لاکھ روپے جمع کئے جائیں لیکن پونے تین سال میں صرف چار لاکھ دس ہزار کے وعدہ جات اور ایک لاکھ ستاسی ہزار تین سو اسی روپے کی وصولی ہوئی ہے۔ چندہ کی یہ رفتار نہایت تشویشناک ہے ماہ رواں میں صرف تین ہزار چار سو سینتیس روپے اس مد کا چندہ آیا ہے۔ اس چندہ کی رفتار کو کم از کم دس ہزار ماہوار تک بڑھائیں۔ تب ہم وہ سب کام آسانی سے کر سکتے ہیں جن کا اس سکیم کے مدنظر فیصلہ کیا گیا تھا۔ ہماری وہ قربانی دینے والی بہنیں جنہوں نے مساجد کے لئے بے مثال قربانیاں دی ہیں اپنی لجنہ اماء اللہ کی ترقی اور بہبودی کے لئے کیوں خاموش ہیں۔ چندہ کی رفتار بھی کم ہے اور ابھی تک سو فیصدی مستورات شامل نہیں ہوئیں۔ تمام لجنات کی عہدہ داران اس طرف خصوصی توجہ دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)